ادارایہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میانمار (برما) میں مسلمانوں کا قتل عام۔۔۔۔ لمحہ فکریہ!

نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ بات محسوس کی جاتی ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی قتل وغارت اور ظلم وزیادتی ہورہی ہے۔اس کا تعلق مسلمانوں سے ہے۔ابھی عراق وافغانستان کا مسئلہ جاری ہے۔سوڈان اور مشرقی تیمور کو نہیں بھولے۔کہ اچانک برما کے صوبے اراکان میں مسلمانوں کی نسل کشی شروع کردی گئی ہے۔اور ایک محتاط اندازے کے مطابق 20 سے 30 ہزار مسلمان لقمہ اجل بن چکے ہیں۔جبکہ ہزاروں کی تعداد میں خواتین جنسی تشدد کا شکار ہورہی ہیں۔

برما میں رونما ہونے والے یہ ہولناک اور المناک واقعات اگرچہ میڈیا کے لیے دلچسپی کا باعث نہیں۔مغربی میڈیا جانبداری اور مسلم دشمنی سے تو ہم سب آگاہ ہیں۔وہ تو عمدا ایسی خبروں سے صرف نظر کریں گے۔مگر دکھ اور افسوس تو مسلم دنیا کے میڈیا سے ہے۔جنہوں نے بھی چپ سادھ رکھی ہے۔اور اتنی بڑی تباہی اور مسلم کشی کو کوئی اہمیت نہ دی۔غالبًا یہ تمام ذرائع ابلاغ ایک خاص مفاد کے تحت کام کرتے ہیں۔اور انہیں معلوم ہے۔کہ اگر اس خبر کو نمایاں کیا گیا۔تو شاید مفادات کو ٹھیس پہنچے گی۔

یہ تو بھلا ہو۔**Facbook** کا جس کے ذریعے یہ تمام خبریں اور تصویریں لوگوں تک پہنچیں۔حقیقت یہ ہے کہ ایک صاحب دل شخص ان تصاویر کو ایک نظر بھی نہیں دیکھ سکتا۔اس قدر بہیمانہ انداز سے مسلمانوں کا قتل کیا گیا۔اور خصوصاً بچوں کے ساتھ تو بے حد درندگی کا سلوک کیا گیا۔یہ بھی عجیب بات ہے کہ اس میں بدھ مذہب کے پیشوا پیش پیش ہیں۔اور خود اس سفاکی میں شریک ہیں۔فوج اور پولیس کا کردار انتہائی گھناونا ہے۔وہ اسلحہ کی نوک پر خود قتل عام میں ملوث ہے۔اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔برمی حکومت ٹس سے مس نہیں۔بلکہ یہ قتل عام ان کی آشیر باد سے ہی ہورہا ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم یہاں اسلامی دنیا اور ان کے حکمرانوں کے رویے پر حیران ہیں۔آخر وہ کس وقت کا انتظار کررہے ہیں۔ان کے سامنے مسلمانوں کی بے حرمتی ہورہی ہے۔جان ومال،آبرو کو لوٹا جارہا ہے۔لیکن تمام وسائل رکھنے کے باوجود برما کے مذہبی دہشت گردوں کے خلاف کوئی اقدام نہیں اٹھا سکتے۔اگر وہ اور کچھ نہیں کرسکتے تو کم از کم سب مل کر ہی برما کو وارننگ دیں تا کہ وہ یہ قتل عام بند کردے۔

بد قسمتی سے مسلمانوں کے عالمی ادارے بھی بے جان ہو چکے ہیں۔ان میں بھی اتنی قوت نہیں ہے۔کہ وہ اس کا مداوا کر سکیں۔اسلامی سربراہی کانفرنس ایک مردہ گھوڑا ہے۔کم از کم تمام اسلامی ممالک، سلامتی کونسل میں یہ آواز اٹھائیں کہ فوری طور پر یہ قتل عام بند کیا جا سکے۔اور ان مسلمانوں کو کسی محفوظ جگہ منتقل کیا جائے۔مگر افسوس پاکستان سمیت کسی اسلامی ملک کو یہ توفیق نہیں ہوئی۔

یہ سلسلہ جاری رہا تو خطرہ کہ چند دنوں میں **90** ہزار مسلمان زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اور ہم سب اس کے ذمہ دار ہونگے۔بہت سی ایسی جماعتیں اور تنظیمیں موجود ہیں جو اربوں روپے فنڈ اکٹھا کرتی ہیں۔لیکن انہیں بھی یہ توفیق نہ ہوئی کہ برما کے مسلمانوں کی مدد کر سکیں۔

ہم ان سطور کے ذریعے عالمی ضمیر کو جھنجوڑ نا چاہتے ہیں۔اور انہیں احساس دلانا چاہتے ہیں۔کہ انسانیت کے نام پر ان بے گناہ مسلمانوں کو بچائیں۔اور انہیں محفوظ جگہ منتقل کرنے میں مدد کریں۔اور مسلمان ممالک سے گذارش ہے کہ وہ انہیں اپنے ہاں پناہ دیں۔ان کے لیے الگ بستیاں آباد کریں۔یاد رکھیں آپ کی خاموشی بہت بڑے طوفان کا پیش خیمہ ہوگی۔آج اگر برما کے مسلمان ظلم و زیادتی کا شکار ہوتے ہیں۔تو کل آپ بھی ان حالات سے دوچار ہو سکتے ہیں۔اور کوئی آپ کی خبر گری کرنے والا نہ ہوگا۔

عظیم سکالر معروف مصنف مولانا محمود احمد غضنفر رحمۃ اللہ علیہ۔۔۔۔۔۔ جوار رحمت میں!

تمام علمی، دینی اور جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت حزن و ملال کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز عالم دین معروف مترجم و مصنف مولانا محمود احمد غضنفر رحلت فرما گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مولانا محمود احمد غضنفر جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے قابل فخر سپوت تھے۔انہوں نے **1965** میں جامعہ سلفیہ سے فراغت پائی۔آپ نے فراغت کے بعد متعدد مقامات پر دینی، دعوتی، تعلیمی، تحقیقی خدمات سرانجام دیں۔خصوصاً لاہور کو اپنا مسکن بنایا۔آپ نے میاں فضل حق کی سرپرستی میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اکیڈمی کی بنیاد رکھی۔اور متعدد کتب اور دعوتی رسائل شائع کیے۔آپ ایک عرصہ تک جامع مسجد مزمل بند روڈ میں بھی خطیب رہے۔پھر جامعہ الفیصل الاسلامیہ قائم کیا۔اور ایک عمدہ اسلوب کے ساتھ دینی تعلیم کا آغاز کیا۔لیکن بعض مالی مجبوریوں کی وجہ سے زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکا۔آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔عربی زبان پر مکمل عبور حاصل تھا۔یہی وجہ ہے کہ آپ نے لاتعداد عربی کتب کا اردو میں لاجواب ترجمہ کیا۔جسے تمام حلقوں میں بے حد پسند کیا گیا۔خصوصاً صحابہ اور صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین علیھم آپ کا پسندیدہ موضوع تھا۔لہذا

زیادہ تر کتب انہی شخصیات عظام کے بارے میں ہیں۔آج یہ کتب لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوکر گھروں اور لائبریریوں کی زینت ہیں۔اور لوگ برابر استفادہ کر رہے ہیں۔

مولانا بہت اچھے خطیب بھی تھے۔اور نہایت سنجیدہ اور متانت کے ساتھ گفتگو فرماتے تھے۔آپ کی تقریر بہت منظم اور مرتب ہوتی۔قرآن وسنت اور سیرت و تاریخ سے دلائل بیان کرتے تھے۔عام مجلسوں میں بھی آپ بہت عمدہ گفتگو کے ماہر تھے اور اپنی بات عمدہ سلیقے سے سمجھا دیتے تھے۔

مولانا نے مختصر ممالک کے بیسیوں سفر کیے۔جن میں سعودی عرب،امارات،برطانیہ شامل ہیں۔اور ان میں آپ کا وسیع حلقہ احباب موجود ہے۔آپ بہت بااخلاق اور ملنسار تھے۔ بڑوں کا احترام کرتے۔اور نہایت ادب سے ان کا نام لیتے تھے۔اور ان کی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کرتے۔اور دعائیں دیتے۔

جامعہ سلفیہ کے ساتھ آپ کو بڑی محبت تھی۔لاہور سے اپنے آبائی گاؤں ڈگورہ نزد ٹھیکری والا جھنگ روڈ فیصل آباد جاتے ہوئے جامعہ میں ضرور تشریف لاتے۔اور فرمایا کرتے کہ جامعہ آکر میری آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتی ہیں۔آخری ایام میں علالت اور معذوری کی وجہ سے سفر مشکل ہوتا تھا۔تو پھر بذریعہ فون رابطے میں رہتے۔متعدد بار خط کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار فرماتے تھے۔ان کی رحلت سے جہاں ان کے لواحقین متاثر ہوئے ہیں۔وہاں ان کی کتب کا مطالعہ کرنے والے ایک وسیع حلقہ اور خصوصاً جامعہ سلفیہ کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔اور ہم سب ایک قابل ترین مصنف،مترجم اور عالم دین سے محروم ہوئے ہیں۔بلاشبہ ایسے عالی دماغ روز روز پیدا نہیں ہوتے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی تمام خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے۔بشری لغزشوں کو معاف فرمائے۔ان کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔آمین۔

جامعہ کی انتظامیہ اساتذہ اور طلبہ غم کی اس گھڑی میں پسماندگان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور بلندی درجات کے لیے دعا گو ہیں۔

علامہ پروفیسر سینٹر ساجد میر صاحب کا اعزاز

تمام حلقوں میں یہ خبر نہایت مسرت اور شادمانی کے ساتھ سنی اور پڑھی گئی کہ ممتاز عالم دین اور امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب کو رابطہ العالم الاسلامی مکہ مکرمہ کا پانچ سال کے لیے تاسیسی رکن منتخب کیا گیا ہے۔اس انتخاب پر ہم جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ،اساتذہ اور

طلبہ کی جانب سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عزت میں مزید اضافہ فرمائے۔اور حاسدین کے شر سے محفوظ رکھے۔

نہایت مناسب ہوگا کہ اس پرمسرت موقعہ پر چند گذارشات بھی پیش کریں۔تاکہ مستقبل کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے انہیں بھی اس میں شامل فرمائیں۔

رابطہ العالم الاسلامی دنیا بھر کے مسلمانوں کی ایک مضبوط منظّم تنظیم ہے۔جس کی سرپرستی حکومت سعودیہ خصوصاً خادم الحرمین الشریفین خود فرماتے ہیں۔اس کے تحت متعدد ادارے اور شعبہ جات ہیں۔ان میں ادارۃ المساجد، مجمع فقہ الاسلامی، اعجاز القرآن، ھیئۃ الاغاثۃ الاسلامیہ العالمیہ شامل ہے۔جبکہ رابطہ مسلم اقلیتوں کے لیے خصوصی پروگرام مرتب کرتا ہے۔اور ان کے حقوق کے لیے جدوجہد بھی کرتا ہے۔ان تمام شعبوں میں دنیا بھر سے ممتاز علماء مشائخ، ماہرین تعلیم اور مفکرین کو نمائندگی دی جاتی ہے۔جو مختلف اوقات میں مل بیٹھ کر امت مسلمہ کو درپیش مسائل پر غور وفکر کرتے ہیں۔اور ان کے حل کے لیے قابل عمل تجاویز مرتب کرتے ہیں۔لیکن ان شعبوں میں نمائندگی بعض مخصوص حلقوں کو دستیاب ہے۔جب کہ مسلمانوں کا وسیع حلقہ اس سے محروم ہے۔اس پر توجہ کی ضرورت ہے۔

اسی طرح ھیئۃ الاغاثۃ الاسلامیہ العالمیہ کے تحت بھی بہت سے رفاہی اور خدمت خلق کے کام ہوتے ہیں۔خصوصاً جب کبھی کسی جگہ آفت آئے تو ہنگامی بنیادوں پر امداد تقسیم کی جاتی ہے۔اس میں بہتری کی ضرورت ہے۔تاکہ ضرورت مندوں تک حق پہنچ سکے۔

اسی طرح رابطہ العالم الاسلامی ہر سال مختلف ممالک سے علماء، اساتذہ، دانشوروں کو حج پر بلاتا ہے۔اور اس موقعہ پر عالمی کانفرنس کا انعقاد ہوتا ہے۔اس میں بھی توازن پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔تاکہ تمام حلقوں کو ملت اسلامیہ کے مسائل پر اظہار رائے کا موقعہ مل سکے۔اور ان کی شرکت سے رابطہ کے مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد مل سکے۔

رابطہ العالم الاسلامی نے نہایت علمی اور تحقیقی کتب کی اشاعت بھی کی ہے۔جس کو مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے۔کہ ان کی تقسیم کو بھی بہتر بنایا جائے۔تاکہ تمام علمی، تعلیمی اور تحقیقی ادارے اس سے مستفید ہوسکیں۔اور یہ کتب ان کی لائبریریوں تک پہنچ سکیں۔

امید ہے درج بالا گذارشات کو خاص اہمیت دیتے ہوئے ان کے حل کے لیے کوشش فرمائیں گے۔اللہ تعالیٰ رابطہ العالم الاسلامی اور ان کے جملہ معاونین کی مساعی کو قبول فرمائے۔اور یہ ادارہ صحیح معنوں میں امت کی رہنمائی کا باعث بنے۔آمین۔